جناب عنایت اللہ گوھاٹی

پختون معاشرہ میں جرگہ کی اہمیت اور اس کا پس منظر

جرگہ زمانہ قدیم سے پختونوں کی عظیم روایت چلی آرہی ہے۔ یہ پختونوں کا سپریم مصالحتی ادارہ ہوتا ہے جو کہ فریقین کے درمیان کسی بھی نوعیت کے تنازعے کا منصفانہ اور فریقین کو قابلِ قبول حل تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جرگہ کسی گاؤں یا علاقے کا معزز اور قابلِ احترام ادارہ ہوتا ہے۔ جرگہ میں شامل معزز افراد کسی تنازعے کے حل کے لئے مسلسل جدوجہد، حتی کہ منت سماجت تک کرتے ہیں۔ متحارب فریقین کے ساتھ اجتماعی وانفرادی مشاورت ہوتی ہے اور کسی مخصوص اور طے شدہ جگہ حجرہ یا مسجد میں جرگہ کے نمائندہ لوگ، فریقین اور علاقے کے عمائدین اور عام لوگ مل بیٹھ کر فریقین کے مخصوص شرائط یا بغیر کسی شرط کے فریقین کو یکجا کر کے اور گلے ملا کے ان کے درمیان تنازعے یا رنجشوں کے خاتمے کا اعلان کرتا ہے اور آئندہ فریقین کو بھائیوں کی طرح رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ جرگہ فریقین کے درمیان معمولی مسائل اور رنجشوں سے لے کر بڑے بڑے تنازعات کا فیصلہ کرتا ہے۔ ایک طرف اگر یہ زمین و جائداد کے تنازعات کا حل نکالتا ہے تو دوسری طرف لڑائی جھگڑوں، دشمنیوں اور قاتل مقاتلوں کے فیصلے کرتا ہے۔ جرگہ اگر دو آدمیوں اور دو خاندانوں کے درمیان مسئلے کا حل نکالتا ہے تو دوسری طرف یہ دو گاؤں اور دو علاقوں کے درمیان کسی تنازعے، متنازعہ جائداد یا متنازعہ جنگل و پہاڑ کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ اب تو جرگہ حکومتوں کے ساتھ بھی علاقے کے مسائل طے کرلیتا ہے، جیسا کہ جنوبی وزیرستان میں جرگے نے حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا' اس کے علاوہ افغانستان کے قیامِ امن کے مسئلے کے حل کے لیے بھی دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ دنوں لویہ جرگہ بلایا گیا لیکن یہ اس وقت تک کارگر ثابت نہیں ہوسکتا جب تک کہ اصل فریق طالبان اور مجاہدین کو اس میں کھلے دل کے ساتھ شامل نہ کیا جائے۔

جرگہ میں شامل افراد کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے بلکہ اسی علاقے کے بزرگ، علماء کرام، ملکان، عمائدین اور معززین ہوتے ہیں، جنھیں پشتو میں ''مشران'' یا ''سپین روبی'' کہتے ہیں۔ جرگہ میں شامل افراد حکومت کی طرف سے یا علاقے کے عوام کی طرف سے نامزد نہیں ہوتے بلکہ کوئی بھی آگے بڑھ کر اور وقت نکال کر اس کارِ خیر میں حصہ لے سکتا ہے۔ کسی معمولی نوعیت کے مسئلے کے حل کے لئے اسی محلے یا گاؤں کے دو تین افراد کا جرگہ بھی کافی ہوتا ہے،

جبکہ کسی بڑے تنازعے، دشمنیوں اور قتل مقاتلوں کے فیصلے کے لیے تمام علاقے پر محیط بڑا جرگہ درکار ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے جرگوں میں ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے یا وزراء تک کا تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔ پرانے زمانے کے لوگ جرگوں میں عموماً علماء کرام، مشائخ عظام یا باچہ صاحبان یا علاقے کے دیگر اچھی شہرت رکھنے والے نیک اور پرہیز گار لوگ شریک ہوتے تھے۔ یہ لوگ ناراض فریقین کے پاس جاتے، ان سے التجا کرتے۔ فریقین ان کی عزت اور پگڑی کا احترام کرتے، ان کی بد دعاؤں سے ڈرتے۔ یوں ان نیک سیرت افراد کی وجہ سے فریقین کے درمیان مصالحت یعنی راضی نامہ یا ''جوڑ جاڑے'' ہو جاتا۔ لیکن اب مادہ پرستی کے اس دور میں ہوا کا رُخ بدل چکا ہے۔ اب جرگوں میں ان نیک لوگوں کی جگہ علاقے کے امراء، سفید پوشوں، زور آوروں اور اپنی بات دوسروں پر منوانے والے لوگوں نے لے لی ہے، جو بعض اوقات معاشرے میں اپنے سٹیٹس اور پوزیشن کے بل پر بھی فریقین پر فیصلے ٹھونسنے کی طاقت اور استعداد رکھتے ہیں۔ جرگہ فریقین کی باتیں اور شرائط سنتا ہے۔ ان کے درمیان جوڑ توڑ کر کے متفقہ اور فریقین کو قابل قبول حل تلاش کرتا ہے۔ جبکہ بعض اوقات فریقین جرگہ کو پورا اختیار دیتے ہیں، کہ وہ جو حل تلاش کریں گے، فریقین کو منظور ہوگا۔ ایسی صورت میں جرگے کے ممبران آپس میں بحث مباحثے اور غور و فکر کے بعد منصفانہ اور مناسب حل تلاش کرتے ہیں اور فریقین انہیں قبول کر کے راضی ہو جاتے ہیں۔

جرگوں کے فیصلے عموماً منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوتے ہیں۔ جرگہ کے مشران بغیر کسی لالچ، حرص و طمع کے فریقین کے درمیان محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اصلاح کی گنجائش کہیں بھی رہتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اوقات جرگوں کے فیصلے بھی منصفانہ اور جانبدارانہ ہوتے ہیں۔ اگر ناراض فریقین دونوں اثر ورسوخ والے اور طاقت ور ہوں، تو علاقے کے عمائدین اور مشران بڑی سرعت سے آگے بڑھ کر ان کے درمیان منصفانہ فیصلہ کراتے ہیں۔ اگر ایک فریق طاقت ور اور دوسرا کمزور ہو تو عموماً فیصلہ طاقت ور اور پیسہ والے فریق کے حق میں ہوتا ہے۔ اگر دونوں فریق کمزور اور غریب ہوں تو دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی صورت میں ان کے درمیان مصالحت کے لئے کوئی آگے نہیں بڑھتا۔ جب ان غریب فریقین کے درمیان معاملہ بگڑ کر خون خرابے تک پہنچ جاتا ہے، تب کہیں جا کر ان کے درمیان مصالحت کے لئے کچھ نیک لوگ آگے بڑھتے ہیں۔ جبکہ بڑوں کے درمیان معاملہ بگڑنے سے پہلے ہی مصالحت کرائی جاتی ہے۔ اس لئے جرگے کے ممبران اور عمائدین علاقہ کو چاہئے کہ وہ کسی معاملے کے آغاز ہی میں فریقین کے درمیان مصالحت کریں تاکہ معاملہ مزید بگڑ کر قتل مقاتلے اور خون خرابے تک نہ پہنچے۔

جرگوں میں اگر خامیاں پائی جاتی ہیں تو ان کی سب سے بڑی افادیت یہ ہوتی ہے کہ یہ تیزی کے ساتھ مختصر وقت میں فیصلے کرتی ہے۔ دیوانی مقدمات کے فیصلے عدالتوں کے ذریعے عشروں میں بھی صادر نہیں ہوتے، لیکن جرگے کے مشران اس قسم کا فیصلہ ایک دو دن میں کر دیتا ہے اور فریقین کو وکلاء، عدالتوں کے چکروں اور مقدمہ بازی پر لاکھوں

روپے کی ضیاع سے بھی بچا تا ہے۔ بعض اوقات فریقین بھی عدالتوں کے فیصلے ماننے سے انکار کرتے ہیں اور قانون کو ہاتھ میں لے کر معاملات کو مزید بگاڑ دیتے ہیں۔ جبکہ جرگوں کے فیصلے فریقین کو قابلِ قبول ہوتے ہیں۔ اور جو فریق جرگے کے فیصلے سے انحراف کرتا ہے، جرگے کے عمائدین اور علاقے کے عوام ان کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھاتے ہیں اور ان پر بھاری جرمانہ عائد کر دیا جاتا ہے۔

پختونوں کے لڑائی جھگڑے عموماً معمولی باتوں اور رنجشوں سے شروع ہو جاتے ہیں اور بالآخر کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ کہیں کسی درخت کی ملکیت پر جھگڑا، گھر کے لئے راستے پر جھگڑا، متصل کھیت والے سے چار پانچ انچ زمین پر جھگڑا، کسی رشتے ناطے پر تنازعہ، آپس میں تو تو میں میں اور انا پرستی سے شروع ہو جاتی ہے اور مقدمہ بازیوں، لڑائی جھگڑوں اور کئی کئی قیمتی انسانوں کے ضیاع پر منتج ہوتی ہے۔ پشتو ضرب المثل ہے کہ'' پختون ڈیران باندے ارث بائیلی'' یعنی پختون ایک آدھ مرلہ زمین کے لئے ساری جائیداد ہار جاتا ہے اور ایسا پشتون معاشرے میں بارہا دیکھا گیا ہے۔ ایسے میں جرگہ کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ ان معمولی رنجشوں کا بروقت اور مناسب فیصلہ کراتا ہے اور فریقین کسی بڑے نقصان سے بچ جاتے ہیں۔ صاحبان اقتدار کو چاہئے کہ وہ جرگہ سسٹم کو رول ماڈل بنا کر علاقے کے عمائدین، سینئر وکلاء اور ریٹائرڈ جج صاحبان پر مشتمل مصالحتی کورٹس کا نظام رائج کریں۔ کوئی مقدمہ عدالتوں میں جانے سے پہلے مصالحتی کورٹ سے گزرے تو پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ساٹھ ستر فیصد مقدمات عدالتوں میں جانے سے پہلے فیصلہ ہوں۔ گزشتہ دنوں مجھے قتل کے ایک جرگے کے فیصلے میں شرکت کا موقع ملا۔ قاتل کو اگلے دن پھانسی دینا تھی۔ جرگہ نے مقتول فریق کے شرائط پر قاتل فریق کی جملہ جائداد مقتول کے ورثاء کو دے دی۔ یوں قاتل موت کے منہ سے نکل گیا۔ فریقین آپس میں شیر و شکر ہوئے۔ اس سے مجھے جرگے کی طاقت کا اندازہ ہوا اور یہی میرے اس مضمون کا محرک بھی بنا۔ لیکن پاک افغان جرگہ جس غلط طریقہ سے منعقد کیا گیا اس میں اول تو فریقین کو بٹھایا ہی نہیں گیا اور اس کے لئے مشران کا تعین بھی نہیں کیا گیا نا ہی اس جرگہ میں ضامنوں کا تعین کیا گیا۔ چونکہ اس کی ماہیت ہی غلط تھی اسی لئے اس کے وہ مثبت نتائج سامنے نہیں آئے جس کا دنیا کو انتظار تھا۔ یہ پختونوں کے قدیم و روایتی جرگہ کی توہین تھی۔ اسے پختون معاشرہ کے ہر فرد نے نہ صرف مسترد کیا بلکہ اس کا مذاق بھی اڑایا۔ دونوں حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اگر اس مسئلہ کو حل کرنے میں مخلص ہیں تو جرگہ کے جو روایتی اصول وضوابط ہیں ان کو بروئے کار لا کر صلح امن کے لئے مخلصانہ کوششیں کرنی چاہیئں اور طالبان سمیت تمام فریقوں کو ایک میز پر آمنے سامنے بٹھا کر مسئلہ کا دیرپا حل تلاش کرنا چاہیے۔ تب ہی یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور اس سے خطہ میں دیرپا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔